

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو بارہ

اسماعیل کی پیغمبرانہ رمزیت کی پردہ کشائی: تیرانداز سے 144,000 پر مہر لگانے والے تک

Jeff Pippenger

2024-03-02

اور خدا لڑکے کے ساتھ تھا؛ وہ بڑا ہوا، بیابان میں رہنے لگا، اور تیرانداز بن گیا۔ پیدائش 21:20۔

اسماعیل ایک تیرانداز بن گیا، جو جنگ کی علامت ہے، اور اس تنفیذی فیصلے کی بھی علامت ہے جس کا نفاذ روم کے خلاف ہوتا ہے۔

بابل کے ملک سے بھاگ کر نکلنے والوں کی آواز؛ تاکہ وہ صیون میں ہمارے خداوند خدا کے انتقام، اس کے ہیکل کے انتقام کا اعلان کریں۔ بابل کے خلاف تیراندازوں کو اکٹھا کرو؛ اے تم سب جو کمان کھینچتے ہو، اس کے گرداگرد اس کے خلاف خیمہ زن ہو جاؤ؛ اس میں سے کوئی بچ نکلنے نہ پائے۔ اس کے کام کے مطابق اسے بدلہ دو؛ جو کچھ اس نے کیا ہے اس کے مطابق اس کے ساتھ ویسا ہی کرو؛ کیونکہ اس نے خداوند کے خلاف، اسرائیل کے قدوس کے خلاف تکبر کیا ہے۔ یرمیاہ 50:28، 29۔

تیرانداز بابل کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیتے ہیں، اور یہ بدلہ قریب الوقوع اتوار کے قانون کے وقت، مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز کے ساتھ، شروع ہوتا ہے، جب بابل کی تدریجی اجرائی عدالت شروع ہوتی ہے۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی کہتی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اس کے گناہوں کے شریک نہ بنو اور اس کی بلاؤں میں سے کچھ نہ پاؤ۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدیوں کو یاد کر لیا ہے۔ جس طرح اس نے تمہارے ساتھ کیا، تم بھی اسی طرح اسے بدلہ دو، اور اس کے اعمال کے مطابق اسے دوگنا دو؛ جس پیلے کو اس نے بھرا ہے، اسی میں اسے دوگنا بھر دو۔ جتنی اس نے اپنی بڑائی کی اور عیش و عشرت میں رہی، اتنا ہی اسے عذاب اور غم دو؛ کیونکہ وہ اپنے دل میں کہتی ہے، میں ملکہ ہوں، بیوہ نہیں، اور مجھے کبھی غم نہ ہوگا۔ مکاشفہ 7-18:4۔

اسماعیل اور اس کی ماں ہاجرہ کو پہلوٹے کے حق وراثت سے باز رکھا گیا، اور انہیں نکال دیا گیا۔ یوں حسد اسلام کا نبوی محرک بن گیا، اور جنگ ان کا نبوی مشغلہ۔ ابتدائی ذکر میں سارہ کی طرف سے اسماعیل اور اس کی ماں پر عائد کی گئی روک شامل ہے، اور ان کی "روک" خدا کے کلام اور تاریخ بھر میں اسلام کی ایک بنیادی نبوی خصوصیت بن گئی۔ اسماعیل کی نسلیں ایسے وحشی لوگ ہونے والی تھیں جن کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف ہوگا، اور ان کی یہ وحشی صفت گھوڑوں کے خاندان کے جنگلی عربی گدھے سے نمایاں کی گئی ہے۔ چنانچہ پہلے اور دوسرے "وائے" کی اسلامی جنگ کو غصے میں بیہرے ہوئے گھوڑوں پر سوار جنگجوؤں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

اسلام آخری بارش کا پیغام ہے، اور یہ مناسب ہی ہے کہ تین آفتیں تین مخصوص خطوط نبوت کی نمائندگی کرتی ہیں، کیونکہ آخری بارش کا طریق کار "خط پر خط" ہے۔ جب پہلے دو خطوط کی نبوتی خصوصیات کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو وہ تیسری آفت کی خط نبوت قائم کرتی ہیں۔ یہ تینوں خطوط نبوت ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے دور کو واضح کرتے ہیں۔ یہ تینوں خطوط آخری بارش کے نازل ہونے کے عرصے کی نمائندگی کرتے ہیں، کیونکہ 11 ستمبر 2001 کو تیسری آفت کے آنے پر آخری بارش کی پھوار شروع ہوئی۔

"پچھلی بارش خدا کے لوگوں پر نازل ہوئی ہے۔ ایک زور آور فرشتہ آسمان سے اترنے والا ہے، اور ساری زمین اُس کے جلال سے منور ہو جائے گی۔" ریویو اینڈ ہیرلڈ، 21 اپریل، 1891۔

مہر بندی کی مدت کی نمائندگی اُس مدت سے بھی کی گئی تھی جو 11 اگست 1840 کو شروع ہوئی اور 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کی آمد کے ساتھ ختم ہوئی۔ وہ مدت حقوق کے باب دوم میں بھی پیش کی گئی تھی۔ ملرائٹ کی تاریخ نے حقوق کے باب دوم کی تکمیل کی، اور یوں یہ سلسلہ 11 اگست 1840 کو فرشتے کے نازل ہونے سے شروع ہوا اور 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کی آمد پر ختم ہوا۔

حقوق کے باب دو میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ روپا کے آخر میں روپا "بولے گی"۔ مکاشفہ کے باب دس کی آیت تین میں فرشتے نے بلند آواز سے پکارا (بولا)، اور 22 اکتوبر 1844 کو اسی فرشتے نے قسم کھائی (کہا) کہ "وقت مزید نہ ہوگا"۔ حقوق کے باب دو کی آیت ایک میں نگہبان 11 اگست 1840 سے متعلق قرار پاتا ہے، کیونکہ اسی وقت نگہبان اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں۔

1888 کی بغاوت میں، جیسے سسٹر وائٹ نے مکاشفہ اٹھارہ کے اُس فرشتے کی نمائندگی کے طور پر شناخت کیا جو اپنے جلال سے زمین کو منور کرنے والا تھا، پہرے دار (Waggoner and Waggoner) نے نرسنگے کی مانند اپنی "آوازیں" بلند کیں، تاکہ خدا کے لوگوں کو اُن کی تعدیات دکھائیں، کیونکہ اُن کا پیغام لاودیکہ کے لیے پیغام تھا۔ 11 ستمبر 2001 کو، جس کی تمثیل 1888 کی تاریخ میں تھی، خداوند نے اپنے آخری زمانے کے لوگوں کو یرمیاہ کے "پرانے راستوں" کی طرف واپس لے آیا، جہاں پہرے داروں کی بات نہ سنی گئی۔ فرشتے کا نزول پہرے داروں کی نبوی آمد کی نشان دہی کرتا ہے۔

جو "آواز" 11 اگست 1840 کو آئی تھی، وہ پہرے داروں کے ذریعے پہنچائی گئی تھی، اور یرمیاہ سے کہا گیا کہ اگر وہ اپنی مایوسی کے بعد اپنے ایمان اور خدا پر بھروسہ کی طرف لوٹ آئے تو وہ خدا کا منہ بن جائے گا۔ جب وہ روپا جس میں تاخیر ہو رہی تھی بالآخر 22 اکتوبر 1844 کو آئی، تو وہ "بولی"۔ حقوق کے دوسرے باب کا وہ زمانہ، جو ملیرائٹ تاریخ میں پورا ہوا، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کی عکاسی کرتا ہے۔

یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ 11 اگست 1840 سے لے کر 22 اکتوبر 1844 تک کا عرصہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کو واضح کرتا ہے، جو وہ زمانہ ہے جب آخری بارش انڈیلی جاتی ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ آخری بارش کے پیغام کی شناخت "خط پر خط" کے طریقہ کار سے کی جائے۔ وہ خاص زمانہ جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی ہے، نبوتی خطوط میں بار بار پیش کیا گیا ہے، اور ایسا ہی حقوق باب دو میں ہے، جیسے سسٹر وائٹ براہ راست ملرائٹ تاریخ میں پورا ہوا قرار دیتی ہیں۔ وہ یہ بھی بار بار تعلیم دیتی ہیں کہ ملرائٹ تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے۔

جن پیشگوئیوں کو وہ دوسری آمد کے زمانے پر منطبق سمجھتے تھے، ان کے ساتھ ایسی ہدایت بھی شامل تھی جو خاص طور پر ان کی غیر یقینی اور بے چینی کی حالت کے مطابق تھی، اور انہیں اس ایمان کے ساتھ صبر سے انتظار کرنے کی ترغیب دیتی تھی کہ جو بات اس وقت ان کی سمجھ سے اوجھل تھی وہ اپنے وقت پر واضح کر دی جائے گی۔

"ان پیشین گوئیوں میں حقوق 1:2-4 کی یہ پیشین گوئی بھی تھی: 'میں اپنی چوکی پر کھڑا رہوں گا، اور برج پر جا کر ٹھہر جاؤں گا، اور دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے کیا فرمائے گا، اور جب مجھ سے ملامت کی جائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اور خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، روپا لکھ، اور اسے تختیوں پر صاف صاف لکھ، تاکہ پڑھنے والا دوڑتے ہوئے بھی اسے پڑھ سکے۔ کیونکہ یہ روپا ابھی ایک مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی۔ اگرچہ وہ دیر کرے، اس کا انتظار کرنا؛ کیونکہ وہ ضرور آئے گی، دیر نہ کرے گی۔ دیکھو، جس کی جان پھولی ہوئی ہے وہ اس میں راست نہیں؛ لیکن راستباز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔"

1842 ہی میں اس نبوت میں دی گئی یہ ہدایت: "رویا لکھ، اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھ دے، تاکہ پڑھنے والا دوڑ سکے"، چارلس فچ کو یہ خیال دینے کا سبب بنی کہ دانیال اور مکاشفہ کی رؤیاؤں کو واضح کرنے کے لیے ایک نبوتی چارٹ تیار کیا جائے۔ اس چارٹ کی اشاعت کو حبقوق میں دیے گئے حکم کی تکمیل سمجھا گیا۔ تاہم اس وقت کسی نے اس بات پر توجہ نہ دی کہ اسی نبوت میں رویا کی تکمیل میں ایک بظاہر تاخیر—یعنی ایک ٹھہراؤ کا وقت—کا بھی ذکر ہے۔ مایوسی کے بعد یہ عبارت بہت معنی خیز نظر آئی: "رویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ اگرچہ وہ دیر کرے تو اس کا انتظار کرنا، کیونکہ وہ ضرور آئے گی، دیر نہ کرے گی۔ ... راستباز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔"

حزقی ایل کی نبوت کا ایک حصہ بھی ایمانداروں کے لیے قوت اور تسلی کا باعث تھا: 'خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ، اے آدم زاد، یہ کون سی کہاوت ہے جو تم اسرائیل کے ملک میں کہتے ہو کہ، دن دراز ہو گئے ہیں، اور ہر رؤیا ناکام ہوتی ہے؟ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے... دن نزدیک ہیں، اور ہر رؤیا کی تکمیل... میں بولوں گا، اور جو کلام میں بولوں گا وہ پورا ہوگا؛ اس میں اب مزید تاخیر نہ ہوگی۔' اسرائیل کے گھرانے والے کہتے ہیں، جو رؤیا وہ دیکھتا ہے وہ بہت سے آنے والے دنوں کے لیے ہے، اور وہ دور کے زمانوں کے بارے میں نبوت کرتا ہے۔ لہذا ان سے کہو، خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میرے کسی کلام میں اب مزید تاخیر نہ ہوگی، بلکہ جو کلام میں نے کہا ہے وہ پورا ہوگا۔' حزقی ایل 21:12-25، 27، 28۔ عظیم کشمکش، 391-393۔

ملرائٹس نہ صرف اپنے آپ کو دس کنواریوں کی تمثیل اور حبقوق باب دوم کی تکمیل کرتے ہوئے دیکھتے تھے، بلکہ انہیں یہ بھی دکھایا گیا کہ جس تاریخ میں وہ ان پیشگوئیوں کی تکمیل کر رہے تھے، وہی تاریخ تھی جس کی نشاندہی حزقی ایل نے کی تھی، جہاں "ہر رویا کا اثر" پورا ہونا تھا۔ تاریخ کا وہ سلسلہ جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہربندی کی نمائندگی کرتا ہے، وہی ہے جہاں ہر رویا کا اثر پورا ہوتا ہے!

وہ خطوط جو اواخر کی بارش کے دور اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہربندی کی نمائندگی کرتے ہیں، اس بات کو ثابت کرنے کے لیے جمع کیے گئے ہیں کہ نبوتی تاریخ ہمیشہ الفا اور اومیگا کے دستخط کی حامل ہوتی ہے۔

ملرائٹ کی تاریخ مکاشفہ باب دس کے فرشتے کی آواز سے شروع ہوتی ہے، اور اسی آواز پر ختم ہوتی ہے۔ 11 ستمبر 2001 کا آغاز مکاشفہ باب اٹھارہ کی پہلی آواز سے ہوتا ہے، اور اس کا اختتام مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز پر ہوتا ہے۔ حبقوق باب دو نگہبانوں کی آواز سے شروع ہوتا ہے، اور یرمیاہ کے نگہبان کی آواز پر ختم ہوتا ہے۔ پہلا ہائے محمد سے شروع ہوتا ہے، اور محمد ثانی پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرا ہائے اسلام کے چار فرشتوں کے چھوڑے جانے سے شروع ہوتا ہے اور اسلام کی روک تھام پر ختم ہوتا ہے۔

وہ طریقہ کار جسے آخری بارش کہا جاتا ہے، یسعیاہ کا "خط پر خط" والا طریقہ کار ہے، اور وہ خطوط جو آخری بارش کے پیغام کی شناخت اور استحکام کے لیے اکٹھے کیے جاتے ہیں، ان پر ہمیشہ الفا اور اومیگا کے دستخط پائے جاتے ہیں۔ مکاشفہ کے باب نو کا پہلا ہائے محمد سے شروع ہوتا ہے اور محمد ثانی پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مدت جنگ کی دو اقسام میں منقسم ہے: پہلی روم پرے ترتیب حملوں کی تھی جو ابوبکر کے ساتھ پوری سنجیدگی سے شروع ہوئیں، اور پھر ایک سو پچاس برس کا وہ زمانہ آیا جس میں اسلام کی پہلی منظم جنگ سرانجام دی گئی۔

ایک سو پچاس سال کی نمائندگی "پانچ مہینے" کی زمانی پیشگوئی سے کی گئی ہے۔ دوسری مصیبت کے ساتھ بھی ایک زمانی پیشگوئی وابستہ ہے جو تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن پر مشتمل ہے۔ لہذا، چونکہ پہلی اور دوسری مصیبتوں کی نبوی ساخت ابتدا کے ساتھ انجام کی نشاندہی کرتی ہے، اس میں مہربندی اور ایک مخصوص مدت کے درمیان ایک تقسیم پائی جاتی ہے۔ مہربندی کا عمل

پہلی مصیبت کی تاریخ کے آغاز میں ظاہر کیا گیا ہے، اور یہ دوسری مصیبت کے اختتام پر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

پہلی مصیبت میں، چوتھی آیت کی مہر بندی کے بعد جو آتا ہے وہ "پانچ مہینے" (ایک سو پچاس سال) ہیں۔ پانچ مہینوں کی دو بار نشان دہی کی گئی ہے، ایک بار آیت پانچ میں اور دوبارہ آیت دس میں۔ دوسری مصیبت میں 11 اگست 1840 سے 22 اکتوبر 1844 تک کے مہر بندی کے عمل سے پہلے جو آتا ہے وہ پندرہویں آیت کی "ایک گھڑی، ایک دن، ایک مہینہ اور ایک سال" (تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن) کی پیشگوئی ہے۔ مل کر ایک متصل سلسلے میں پانچواں اور چھٹا صور مہر بندی کے عمل کی تمثیل کے ساتھ آغاز اور اختتام کرتے ہیں۔

دو خطوط کی صورت میں، "سطر پر سطر" لاگو کرنے سے وہ ایک آغاز اور انجام کی نشاندہی کرتے ہیں جو محمد اول اور محمد دوم سے نشان زد ہیں۔ "سطر پر سطر" کے تحت، وہ ہر خط میں دو الگ ادوار کی نشاندہی کرتے ہیں، جو اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہر خط میں ایک وقت کی پیشگوئی موجود ہے۔ پہلی آفت کی تاریخ میں، اسلام نے روم کو "زخمی کرنا" تھا، اور دوسری آفت میں، اسے روم کو "قتل کرنا" تھا۔ پہلی آفت نیزوں، تلواروں اور تیروں کی جنگ تھی، اور دوسری آفت نے بارود کو بطور اسلحہ متعارف کرایا۔

آیت 10۔ اور ان کی دمیں بچھوؤں کی مانند تھیں، اور ان کی دمیں ڈنک تھے: اور انہیں یہ قدرت تھی کہ پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہنچائیں۔ 11۔ اور ان پر ایک بادشاہ تھا، جو اتھاہ گڑھے کا فرشتہ ہے، جس کا نام عبرانی زبان میں ابدون ہے، اور یونانی زبان میں اس کا نام اپولیون ہے۔

اب تک، کیتھ نے ہمیں پہلے پانچ صورتوں کے بجائے کی مثالیں فراہم کی ہیں۔ لیکن اب ہمیں ان سے رخصت لینا ہوگا، اور یہاں متعارف کرائی گئی پیشگوئی کی نئی خصوصیت کے اطلاق کی طرف بڑھنا ہوگا؛ یعنی نبوتی مدتیں۔

"انہیں یہ اختیار تھا کہ وہ پانچ مہینے تک آدمیوں کو ایذا پہنچائیں۔ 1۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے، وہ پانچ مہینے تک کن آدمیوں کو ایذا پہنچانے والے تھے؟ - بلاشبہ وہی جنہیں بعد میں وہ قتل کرنے والے تھے (آیت 15 دیکھیے)؛ 'آدمیوں کا تیسرا حصہ، یعنی رومی سلطنت کا تیسرا حصہ، - اس کا یونانی حصہ۔"

2۔ وہ اپنے عذاب دینے کے کام کا آغاز کب کرنے والے تھے؟ گیارہویں آیت اس سوال کا جواب دیتی ہے۔

(1) 'ان پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔' محمد کی وفات سے لے کر تیرہویں صدی کے اختتام کے قریب تک، مسلمان متعدد رہنماؤں کی قیادت میں مختلف دھڑوں میں تقسیم تھے، اور ان سب پر محیط کوئی عمومی شہری حکومت موجود نہ تھی۔ تیرہویں صدی کے آخری حصے کے قریب، عثمان نے ایک حکومت قائم کی جسے بعد ازاں عثمانی حکومت یا سلطنت کے نام سے جانا گیا، جو پھیلتے پھیلتے تمام اہم مسلمان قبائل تک وسعت اختیار کر گئی اور انہیں ایک عظیم الشان بادشاہت میں یکجا کر دیا۔

(2) بادشاہ کا کردار۔ 'جو قعرے تہ کا فرشتہ ہے۔' فرشتہ سے مراد پیغامبر، خادم یا وزیر بھی ہو سکتا ہے، خواہ اچھا ہو یا برا، اور یہ ہمیشہ لازماً کوئی روحانی ہستی نہیں ہوتا۔ 'قعرے تہ کا فرشتہ' یعنی اس مذہب کا سربراہ وزیر جو اس کے کھلنے پر وہاں سے نمودار ہوا۔ وہ مذہب محمدیت ہے، اور اس کا سربراہ وزیر سلطان ہے۔ 'سلطان، یا گرانڈ سیگنیور، جیسا کہ اسے یکساں طور پر کہا جاتا ہے، خلیفہ اعظم یا بڑا مذہبی پیشوا بھی ہے، جو اپنی ذات میں اعلیٰ ترین روحانی وقار کو اعلیٰ ترین دنیوی اقتدار کے ساتھ جمع کیے ہوئے ہے۔' — World As It Is، ص. 361

(3) اس کا نام۔ عبرانی میں 'Abaddon'، یعنی تباہ کرنے والا؛ اور یونانی میں 'Apollyon'، یعنی نیست و نابود کرنے والا یا تباہ کرنے والا۔ دو زبانوں میں دو مختلف نام ہونے سے ظاہر ہے کہ مقصود نام کے بجائے اس قوت کے کردار کو پیش کرنا ہے۔ اگر ایسا ہے تو، جیسا کہ دونوں زبانوں میں بیان کیا گیا ہے، وہ ایک تباہ کنندہ ہے۔ عثمانی حکومت کی ہمیشہ سے یہی صفت رہی ہے۔

لیکن عثمان نے یونانی سلطنت پر پہلا حملہ کب کیا؟- گین، ڈیکلائن اینڈ فال، وغیرہ کے مطابق، 'عثمان پہلی بار 27 جولائی 1299ء کو نیکومیدیا کے علاقے میں داخل ہوا۔'

بعض مصنفین کے حسابات اس مفروضے پر مبنی رہے ہیں کہ یہ مدت سلطنت عثمانیہ کے قیام سے شروع ہونی چاہیے؛ لیکن یہ واضح طور پر ایک خطا ہے؛ کیونکہ نہ صرف ان پر ایک بادشاہ مقرر ہونا تھا بلکہ انہیں پانچ ماہ تک لوگوں کو عذاب دینا بھی تھا۔ مگر عذاب کی مدت عذاب دینے والوں کے پہلے حملے سے پہلے شروع نہیں ہو سکتی تھی، اور وہ حملہ، جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے، 27 جولائی 1299 کو ہوا تھا۔

ذیل میں درج حساب، جو اسی نقطہ آغاز پر مبنی ہے، ہے۔ لچ کی 1838 کی تصنیف بعنوان 'مسیح کی دوسری آمد، وغیرہ' میں مرتب اور شائع کیا گیا تھا۔

"اور ان کی قدرت یہ تھی کہ وہ پانچ مہینے تک آدمیوں کو ایذا دیں۔ اب تک ان کی ماموریت اتنی ہی وسیع تھی کہ وہ مسلسل تاخت و تاراج کے ذریعے اذیت دیں، مگر ان کا سیاسی طور پر خاتمہ نہ کریں۔ 'پانچ مہینے'، ہر مہینے کو تیس دن شمار کرنے سے، ایک سو پچاس دن بنتے ہیں؛ اور یہ دن چونکہ علامتی ہیں، اس لیے ایک سو پچاس برس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ 27 جولائی 1299 سے آغاز کرتے ہوئے، یہ ایک سو پچاس برس 1449 تک پہنچتے ہیں۔ اس تمام مدت میں ترک یونانی سلطنت کے ساتھ تقریباً مسلسل جنگ میں مصروف رہے، لیکن پھر بھی اسے فتح نہ کر سکے۔ انہوں نے یونانی صوبوں میں سے کئی پر قبضہ کیا اور ان پر اپنا قبضہ برقرار رکھا، مگر قسطنطنیہ میں یونانی خودمختاری برقرار رہی۔ لیکن 1449 میں، یعنی ایک سو پچاس برس کے اختتام پر، ایک تبدیلی آئی، جس کی تاریخ اگلے صور کے ذیل میں ملے گی۔" یوریاہ سمتھ، ڈبلیو اینڈ ریویلیشن، 505-507.

یوریاہ سمتھ یوشیاہ لچ کے ایک سو پچاس سال کے حساب کا حوالہ دیتے ہیں، جو مکمل ہونے پر اگلے نرسنگے میں تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کی پیشگوئی کے نقطہ آغاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان دو مربوط زمانی پیشگوئیوں کے بارے میں لچ کی پیشگوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے سسٹر وائٹ نے لکھا:

"سن 1840 میں نبوت کی ایک اور غیر معمولی تکمیل نے وسیع پیمانے پر دلچسپی پیدا کی۔ اس سے دو سال پہلے، یوشیاہ لچ، جو دوسرے ظہور مسیح کی منادی کرنے والے ممتاز خادموں میں سے ایک تھا، نے مکاشفہ 9 کی ایک تفسیر شائع کی، جس میں اُس نے سلطنت عثمانیہ کے سقوط کی پیش گوئی کی۔ اُس کے حسابات کے مطابق، یہ قوت ... 11 اگست 1840 کو مغلوب ہو جانی تھی، جب قسطنطنیہ میں عثمانی اقتدار کے ٹوٹ جانے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ یہی بات درست ثابت ہوگی۔"

"بالکل اسی وقت جو مقرر کیا گیا تھا، ترکی نے اپنے سفیروں کے ذریعے یورپ کی اتحادی طاقتوں کی حفاظت قبول کر لی، اور یوں اپنے آپ کو مسیحی اقوام کے اختیار کے تحت کر دیا۔ یہ واقعہ بعینہ پیشین گوئی کی تکمیل تھا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی، تو بے شمار لوگ ان اصولوں کی درستی پر قائل ہو گئے جو میلر اور اُس کے رفقاء نے نبوت کی تعبیر کے لیے اختیار کیے تھے، اور ایڈونٹ تحریک کو ایک حیرت انگیز قوت محرکہ حاصل ہوئی۔ اہل علم اور اصحاب منصب، وعظ اور اپنی اشاعتوں دونوں میں، میلر کے ساتھ متحد ہو گئے، اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی کے ساتھ پھیلتا چلا گیا۔" The Great Controversy, 334, 335.

پہلی اور دوسری ہائے دو باہم مربوط زمانی پیشگوئیوں کے ذریعے آپس میں مربوط ہیں۔ پہلی ہائے مہر بندی کی ایک تمثیل سے شروع ہوتی ہے، اور دوسری ہائے 11 اگست 1840 سے 22 اکتوبر 1844 کو ساتویں نرسنگ کے بجنے تک کی تاریخ کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے، جو مہر بندی کی ایک اور تمثیل بھی ہے۔ ابتدا اور انتہا پر الفا اور اومیگا کی چھاپ ہے، کیونکہ جس طرح اُس تاریخ میں جب مسیح نے ایک ہفتہ کے لیے عہد کی تصدیق کی تھی، یہ مدت بھی دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلا عرصہ محمد اول سے شروع ہوتا ہے اور محمد ثانی پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرا عرصہ "سونے کے مذبح کے چار سینگوں میں سے، جو خدا کے حضور ہے، ایک آواز" سے شروع ہوتا ہے، اور یہ مسیح کی "آواز" پر ختم ہوتا ہے، جو قسم کھاتا ہے "اس کی کہ جو ابدالآباد زندہ ہے، جس نے آسمان اور جو کچھ اس میں ہے، اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے، اور سمندر اور جو کچھ اس میں ہے، سب کو پیدا کیا، کہ اب مزید وقت نہ ہوگا۔"

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

کوئی بھی سوال جو شیطان ذہن میں اس لیے ابھار سکتا ہے کہ خدا کے لوگوں کے ماضی کے سفر کی شاندار تاریخ کے بارے میں شک پیدا کرے، شیطان کو خوش کرے گا اور خدا کے لیے گستاخی ہے۔ خداوند کے جلد ہی قوت اور عظیم جلال کے ساتھ ہماری دنیا میں آنے کی خبر حق ہے، اور 1840 میں اس کی منادی میں بہت سی آوازیں بلند ہوئیں۔ Manuscript Releases، جلد 9، 134۔